اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیہا

جلد ۵ — نمبر ۲۲

مصباح

زنانہ اخبار — مہینے میں دو بار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یکم نومبر ۱۹۳۱ء — چندہ سالانہ دو روپیہ ۲ آٹھ آنہ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دار الامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مصنف
سرور کائنات کے عورتوں پر احسانات	۳-۴	خاص
ہندوستان کی سوشل اصلاح	۵-۷	صاحبزادہ عبدالوہاب عمر
انگلستان کے وزیر اعظم	۷-۸	" " "
ماں	۸-۱۰	نثار قادیان
جدا ہو جانے والے کی یاد	۱۰-۱۱	محترمہ لبیقہ بیگم صاحبہ کلکتہ
پر لطف معلومات	۱۲-۱۳	ماخوذ
اسلام میں عورت کا درجہ	۱۳-۱۶	"
گوہیا عورت کی کہانی	۱۶-۱۷	"
ماں کی دعا	ص ۱۸	محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ حیدر آباد (دکن)

بیوہ کا گیت

عیش کے دن چلے گئے شوق کی راتیں جاچکیں
میرے جہان زیست پر غم کی گھٹائیں چھا چکیں
تیری جفائیں اے فلک خاک میں سب ملا چکیں
سارا جہاں بدل گیا
ہائے میں جی رہی ہوں کیوں

جن سے تھی زندگی مری زیر زمین وہ جاچکے
جن کے لئے تھیں حسرتیں قلب حزیں وہ جاچکے
کر کے اسیر بے کسی مجھ کو کہیں وہ جاچکے
میری بھی زندگی ہے کیا
ہائے میں جی رہی ہوں کیوں

نکلا جو حسرتوں کے تھے سیل والم میں بہ گئے
رونے کو ان کی یاد میں زخم ہیں دل میں رہ گئے
قلب و جگر ہرا ہوا رنج والم کو سہ گئے
ہائے یہ پھٹ گئے نہ کیوں
ہائے میں جی رہی ہوں کیوں

رنج والم سے کام ہے یہ بھی ہے زندگی کوئی
آنکھوں میں رشک آگئے ۔ دیکھی نہ تھی کوئی خوشی
میری طرح سے کوئی بھی ہو نہ اسیر بے کسی
ہائے میں جی رہی ہوں کیوں
ہائے میں جی رہی ہوں کیوں

دل میں ہے آرزو کہیں ایسی جگہ میں جا رہوں
میرے سوا جہاں نہ ہو کوئی بھی ۔ میں ہوں اور سکوں
یاد میں ان کی عمر بھر آنکھوں سے پھر بہاؤں خوں
اور یہ زباں پر رہے
ہائے میں جی رہی ہوں کیوں

یاد ہے یاد ہے مجھے ہائے وہ آخری نظر
جس میں تھیں حسرتیں جمع یاد ہے وہ بھی چشم تر
منع کیا تھا یاد ہے ۔ انگلی لبوں میں داب کر
منہ سے نکل گیا جو تھا
ہائے میں جی رہی ہوں کیوں

جانا ہی جو تھا آپ کو ساتھ نہ مجھ کو لے لیا
ساتھ نہ لے گئے تھے گر ۔ جاتے بتا کے راستہ
روح تو آپ تھے میری آپ ہی ہو گئے جدا
پھر میں جیوں تو کیوں جیوں
ہائے میں جی رہی ہوں کیوں

مانا کہ جاچکے ہیں وہ ۔ دل کو یقین ہے آئیں گے
آتش ہجر کو میری کیا وہ نہیں بجھائیں گے
شکل کبھی تو خواب میں آکے مجھے دکھائیں گے
رو کے کہوں گی زار زار
ہائے میں جی رہی ہوں کیوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم نومبر ۱۹۳۱ء

سرورِ کائنات

کے

عورتوں پر احسانات

دنیا میں بہت سے علمبرداران حریت پیدا ہوئے اور انہوں نے اپنے اوقات میں بنی نوع انسان کی گراں قدر خدمات سر انجام دیں۔ اور انہوں نے کوششیں کیں۔ کہ غلامی کی قیود اشرف المخلوقات کے پاؤں سے کٹ جائیں۔ اور وہ آزادانہ فضائے عالم میں سانس لے سکے۔ مگر دنیا کی تاریخ گواہ ہے۔ نسائیات کی کھلی کتاب اس امر پر شاہد ہے۔ کہ باوجود ان ہمدردانہ کوششوں کے طبقہ نسواں اسی قدر پستی میں گر رہا ہے جس میں پہلے دن اُسے کوتاہ بین اور تنگ نظر انسانوں نے گرائے رکھا۔ اور یہ حالت اسی طرح رہی۔ یہاں تک کہ عرب کی سر زمین میں وہ مملکتِ روحانیت کا شہنشاہ پیدا ہوا جسے بارگاہِ خداوندی سے رحمۃ للعالمین کا خطاب ملا۔ اس نے اپنی مسیحائی آواز سے مُردوں کو زندہ کر دیا اور خصوصیت سے ان عورتوں پر احسانِ عظیم فرمایا۔ جو غلامی کی قید میں جکڑی پڑی تھیں۔

اسلام سے قبل عورتوں کی کیا حیثیت تھی؟ اسکے لئے کسی گہرے غور و خوض کی ضرورت نہیں۔ ہر شخص دیانتداری سے کہہ سکتا ہے۔ کہ آفتاب اسلام کے طلوع سے قبل عورت کی یہ حالت تھی۔ کہ وہ اپنی جائداد کی مالکہ نہ تھی۔ بلکہ اس کا خاوند ہی اس کا مالک سمجھا جاتا تھا۔ اسے نہ صرف اس کے باپ کے اموال میں سے حصہ نہ دیا جاتا تھا۔ بلکہ وہ اپنے خاوند کے مال کی بھی وارث نہیں سمجھی جاتی تھی۔ اسکا نکاح جب کسی مرد سے ہو جاتا۔ تو وہ کسی صورت میں اس سے علیحدہ نہ ہو سکتی تھی۔ البتہ خاوند کو اختیار ہوتا تھا۔ کہ جب وہ چاہے اسے جدا کر دے۔ مگر اُسے کسی حالت میں بھی علیحدگی کا حق حاصل نہ تھا۔ اگر خاوند اُسے چھوڑ دیتا یا اس سے اچھا سلوک نہ رکھتا یا کہیں بھاگ جاتا۔ تو اس کے حقوق کی حفاظت کا کوئی قانون مقرر نہ تھا۔ خاوند کا اختیار سمجھا جاتا تھا۔ کہ وہ عورت کو مار پیٹ لے مگر عورت اف تک نہ کرے۔ خاوند اگر فوت ہو جاتا تو بعض ملکوں میں وہ خاوند کے رشتہ داروں کی ملکیت سمجھی جاتی۔ وہ جس سے چاہتے اس کا رشتہ کر دیتے۔ خواہ بطور احسان کے یا قیمت لیکر۔ بعض ایسے بھی خاوند ہوتے جو اپنی بیویوں کو فروخت کر دیتے۔ یا جوئے اور شرطوں میں ہار دیتے۔ اور یہ عین اختیارات کے دائرہ کے اندر سمجھا جاتا مذہبیات میں بھی عورتوں کو حقیر سمجھا جاتا۔ اور خیال کیا جاتا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دائمی نعمتوں میں اسکا کوئی حصہ نہیں۔ روما عیسائیت کا مرکز تھا۔ وہاں کسی زمانہ میں ذرا سے قصور پر عورتیں ذبح کر دیجاتیں اور زندہ گھر میں جلا دیجاتیں۔ رومن کیتھولک مذہب کی رو سے عورت کلام مقدس کو نہیں چھو سکتی تھی۔ عورتوں کو مذہبی اور دنیوی تعلیم سے محروم رکھا جاتا تھا اور بعض قبائل میں لڑکیوں کو زندہ درگور کیا جاتا۔ مندروں میں دیوتاؤں کے سامنے عورتوں کی قربانی کی جاتی تھی۔ اور مردہ خاوندوں کے ساتھ عورتوں کو جل مرنے کے لئے کہا جاتا تھا۔ ان سب قسم کے مظالم کا کسی نے علاج نہ کیا۔ مسیحیت نے کہدیا کہ عورت کے ساتھ ہونے سے انسان ہمیشگی سے آسمانی بادشاہت کا وارث نہیں بن سکتا۔ ہندو دھرم نے کہدیا کہ عورت کا کام خدمتگذاری ہی ہے۔ صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے حریت کی حقیقی آواز بلند کی اور ان تمام ظلم وستم کو یک قلم معدوم کر دیا۔ آپ نے تعلیم دی کہ واللہ جعل لکم من انفسکم ازواجا۔ مرد عورت ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں پس کسی کی تحقیر بالکل بے معنی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ وعاشروھن بالمعروف۔ مرد سنبھل کر عورتوں سے معاملہ کریں۔ آپ نے فرمایا۔ ومن یعمل من الصالحات من ذکر او انثیٰ وھو مومن فاولئک یدخلون الجنۃ۔ جو نیک عمل کریگا۔ خدا کا پیارا بنیگا۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ آپ نے فرمایا نیک بی بی دنیا کی بہترین متاع ہے۔ آپ نے فرمایا خدا کے حضور وہی مرد اچھا ہے جو اپنی عورتوں سے حسن سلوک کریگا۔ آپ نے فرمایا مرد کا فرض ہے کہ کھلائے پلائے اور پہنائے اور اسے منہ پر نہ مارے نہ اسے برا بھلا کہے! آپ نے فرمایا جس عورت کی تین بچیاں ہوں اور وہ انکی اچھی غور و پرداخت کرے یہی نیکی اسے جنت میں لیجائیگی۔ آپ نے فرمایا۔ علم کا سیکھنا مرد و عورت دونوں کیلئے ضروری ہے آپ نے فرمایا لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا خطرناک جرم ہے۔ اور یہ خدا کے حضور قابل پرسش ہے۔ آپ کو عورتوں کی حقوق کا اسقدر خیال تھا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر بھی آپ نے فرمایا لوگو عورتوں سے رحم کیا کرو۔ آپ کا اپنا عمل بھی ایسا ہی تھا آپ خانگی امور میں بیویوں کا ہاتھ بٹاتے قومی امور میں ان سے مشورہ لیتے فنون جنگ انہیں شوق سے دکھاتے اور معاشرت کا بہترین نمونہ دکھاتے۔

غرض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں پر اسقدر عظیم الشان احسانات فرمائے ہیں کہ قلم ان کے لکھنے سے دماغ انکا احاطہ کرنے سے اور دل انکا شکریہ ادا کرنے سے عاجز و درماندہ ہے۔ سچ تو یہ ہے ؎

دامانِ نگاہ تنگ و گلِ حسن تو بسیار
گلچیں بہارِ تو ز داماں گلہ دارد

لجنہ قادیان

نمائش احمدیہ قادیان منعقدہ دسمبر ۱۹۳۱ء میں لجنہ اماء اللہ کیطرف سے مندرجہ ذیل خواتین کو انعام دیے گئے ایک سپیشل انعام گولڈ میڈل بحیثیت مجموعی اشیاء نمائش میں تمام لجناؤں سے اول رہنے پر لجنہ سماٹرا کو لجنہ قادیان کیطرف سے دیا گیا ایک سپیشل انعام سلور میڈل بحیثیت مجموعی اشیاء نمائش میں سب لجناؤں سے دوم رہنے پر لجنہ قادیان کیطرف سے لجنہ حیدر آباد کو دیا گیا۔ اول انعام کشیدہ سلور میڈل نونی اہلیہ طالب صاحب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سماٹرا کو دیا گیا کشیدہ کا دوم انعام کتاب تذکرۃ الشہادتین بلقیس بیگم بنت بابو عثمان صاحب کو دیا گیا۔ تارکشی پر اول انعام سلور میڈل اہلیہ چودھری محمد شریف صاحب نے حاصل کیا۔ تارکشی کا دوم انعام کتاب لجنہ النور سیادہ حکمت صاحب اہلیہ ولی اللہ شاہ صاحب نے حاصل کی۔ کروشیہ کے کام پر اول انعام سلور میڈل سلمیٰ ابیلا صاحبہ امتہ السلام نے حاصل کیا۔ کروشیہ پر دوم انعام تذکرۃ الشہادتین امتہ اللہ بیگم صاحبہ لاہور نے حاصل کی۔ سلائی کے کام پر انعام [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی سوشل اصلاح

صاحبزادہ عبدالوہاب عمر صاحب

چھوت چھات اور بچپن کی شادی ہماری ترقی کے رستہ میں زبردست روک ہیں ۔ اچھی سوسائیٹی ایک طلائی زنجیر ہے ۔ جس سے انسانی قلوب کو باندھا جاتا ہے ۔ اس زنجیر کا ہر حلقہ محبت ۔ پیار ۔ اور مسرت سے بنا ہوا ہے ۔ سوسائیٹی کی مثال ایک عورت کی ہے ۔ بچہ کا کیرکٹر عورت پر منحصر ہے جس طرح نوجوان کا کیرکٹر سوسائیٹی پر ۔ ایک عورت بچہ کو بنا بھی سکتی ہے ۔ اور بگاڑ بھی ۔ یہ ہی حال سوسائیٹی کا ہے کہتے ہیں ۔ کہ آدمی . . . سوسائیٹی اور دوستوں سے پہچانا جاتا ہے ۔ یا کتابوں سے ۔ اسلئے انسان کو بہترین سوسائیٹی میں رہنا چاہیئے ۔ خواہ وہ دوستوں کی ہو ۔ یا کتابوں کی ۔ مشہور مثال ہے ۔ کہ آدمی اعلےٰ اخلاق سے بنتا ہے ۔ ایک مثال ہے ۔ کہ آدمی دماغ سے بنتا ہے ۔ تیسری مثال ہے ۔ کہ آدمی گھرانے سے بنتا ہے ۔ مگر یہ بھی سچ ہے ۔ کہ سوسائیٹی آدمی کو بناتی ہے ۔ حقیقت میں سوسائیٹی کا اخلاق پر گہرا اثر پڑتا ہے ۔ اور اسی سے ہمارا کیرکٹر بنتا یا بگڑتا ہے ۔ یہی ہمارے دل کو محبت کا گہوارہ بناتی ہے یا نفرت کا ۔ خربوزہ خربوزے کو دیکھکر رنگ پکڑتا ہے ۔ یہ ہی انسان کا حال ہے ۔ وہ ہمیشہ نقل کرتا ہے ۔ اور اچھی سوسائیٹی انسان کو اچھے کام کرنے پر مجبور کرتی ہے ۔ کہتے ہیں کہ آدمی اگر کتوں میں رہے تو وہ بھونکنے لگ جاتا ہے ۔ اگرچہ یہ مثال عجیب معلوم ہوتی ہے ۔ مگر ہے سچی ۔

ہم روزمرّہ دیکھتے ہیں ۔ کہ کئی اچھے ہونہار لڑکے بری سوسائیٹی میں پڑکر تباہ ہو گئے ۔ اگر ان کی تربیت اور سوسائیٹی اچھی ہوتی تو وہ ملک و ملت کا فخر بنتے ۔ قومیں سوسائیٹی کے معیار سے پہچانی جاتی ہیں ۔ اسلئے ضروری ہے ۔ کہ سوسائیٹی کا معیار بلند ہو ۔ وہ ایک جنت ہو جس میں برے آدمی بھی اگر سنور جائیں ۔

ہندوستان کی سوشل اصلاح کے راستہ میں اسقدر مشکلات ہیں ۔ کہ انہیں دیکھکر انسان ناامید ہو جاتا ہے ۔ ہندوستان جیسے ملک میں جہاں سینکڑوں مذاہب اور لاتعداد ذاتیں ہیں ۔ ہندوؤں میں چھوت کی رسم اور بچپن کی شادی یہ سب برائیاں ایسی ہیں ۔ جن پر علیحدہ علیحدہ بحث کی ضرورت ہے ۔

اچھوت بنانے کی رسم کے متعلق میں گاندھی کا ایک بیان درج کرتا ہوں ۔ گاندھی جی لکھتے ہیں :۔

"میں اگرچہ ایک پکّا ہندو ہوں ۔ اور ویدوں کا دل سے قائل ہوں ۔ اور دوسری ہندو کتابوں کو بھی مانتا ہوں ، میں کوئی بہت بڑے عالم ہونیکا دعویدار نہیں ۔ مگر ایک مذہبی آدمی ہونے کی وجہ سے میں نے ان کتابوں کا گہرا مطالعہ کیا ہے ۔ اور اس مطالعہ کی بنا پر میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں ۔ کہ اس ظالمانہ رسم کا ان میں کوئی حکم موجود نہیں ۔ سمرتی کی چند ناقابل اعتماد کتب میں اس کا ذکر ہے ۔ میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں ۔ کہ یہ رسم ہندو مذہب کے اصولوں کے صریح خلاف ہے ۔ ہندو مذہب عدم تشدد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے اصول پر فخر کرتا ہے۔ جسکا ماحصل یہ ہے۔ کہ رینگنے والے کیڑے پر بھی ظلم نہ کرو"۔

گاندھی جی کے ان الفاظ سے ہندوؤں کی آنکھیں کھلنی چاہئیں۔ کسقدر افسوسناک امر ہے۔ کہ لاکھوں۔ بدقسمت انسان، ہندوستان میں انسانی شرف سے محروم ہیں۔ اور مزعومہ اونچی ذات کے لوگ ان سے عام انسانی سلوک بھی کرنے کے لئے تیار نہیں۔ وہ ان کے ساتھ رہنے اور کھانے کا تصور بھی نہیں کرسکتے خوش قسمتی سے مسلمان اس لعنت سے محفوظ ہیں۔ اور ان کا مذہب مساوات اور اخوتِ انسانی کی تعلیم دیتا ہے۔ اقبال نے سچ کہا ہے:۔

آگیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز
قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قوم حجاز
ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
اسکی سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

ہر مسلمان اپنے قول و فعل سے اس کا ثبوت دیتا ہے۔ ایک معمولی فقیر ایک بادشاہ کے دسترخوان پر بے تکلف کھانا کھا سکتا ہے۔

کمسنی کی شادی

اس کے متعلق مجھے کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے مس میو کی کتاب مدر انڈیا کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ مس صاحبہ سے اس امر میں ضرور اتفاق کریں گے۔ کہ جلدی شادی کرنا جلدی مرنے کے مترادف ہے۔

بچپن کی شادی کا صرف یہی نقصان نہیں۔ بلکہ اس سے صحت اور تعلیم پر بھی برا اثر پڑتا ہے۔ بچپن کی شادی کا ذکر کرتے ہوئے گاندھی جی لکھتے ہیں۔ کہ "بچپن کی شادی ہمارے ہونہار بچوں کو جن سے قوم کا مستقبل وابستہ ہے۔ گھن کیطرح کھا رہی ہے"۔ اور اسکی وجہ سے خراب صحت اور ناقص الجسم بچوں کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ ہندوستان میں چودہ سال کا لڑکا اور نو سال کی لڑکی قابل شادی سمجھی جاتی ہے۔ حالانکہ یورپ میں بیس سال سے کم عمر کے لڑکوں اور لڑکیوں کی شادی کا نام بھی نہیں لیا جاتا۔ اور ان کو مرد اور عورت کے نام سے بھی نہیں پکارا جاتا۔ کسقدر فرق ہے۔

تعلیم کی ضرورت

سوسائیٹی کی ترقی کیلئے تعلیم بے حد ضروری چیز ہے۔ صرف تاریخی واقعات۔ جغرافیائی حالات۔ سائنس کے اصول اور منطق کے نتائج کی تعلیم کی ضرورت نہیں۔ بلکہ عمدہ عادات اعلےٰ اخلاق کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اگرچہ دماغ ہمارے افعال کا ذمہ دار ہے۔ مگر دل کا اثر دماغ پر پڑتا ہے۔ دماغ عقل سے حکومت کرتا ہے اور دل محبّت سے۔ اور بالآخر محبّت ہی کی فتح ہے۔ ہندوستان میں تعلیم کا صرف یہ مقصد سمجھا جاتا ہے۔ کہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد گورنمنٹ کی نوکری کی جائے۔ ہماری یونیورسٹیاں گریجویٹ پیدا کرنے کی فیکٹریاں ہیں جن سے لاکھوں گریجویٹ پیدا ہوتے ہیں۔ جن کی تعداد ریت کے ذروں سے کم نہیں۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ اسقدر لوگوں کو سرکاری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملازمتیں ملنی محال ہیں۔ اس طرح ہزاروں بیکار ایسے پیدا ہو رہے ہیں۔ جو قوم کو گھن کی طرح کھا رہے ہیں۔ کیسا اچھا ہوتا اگر ان سے نصف تعداد بھی صنعتی۔ زراعتی۔ انجینئرنگ اور ملٹری کالجوں کی ہوتی۔ تعلیم حاصل کر کے ہمارے ہندوستانی طالب علم گورنمنٹ کا سہارا لینے کی بجائے ملک کو ترقی دینے کا موجب بنتے۔ نصاب تعلیم میں جو کتب ہیں۔ وہ بھی کوئی اچھی نہیں۔ ہندوستانی طالبعلم انگلستان کے شیکسپیئر کے حالات کو اپنے ملک کے غالب سے زیادہ جانتا ہے۔

انگلستان کے وزیر اعظم

(صاحبزادہ عبدالوہاب عمر صاحب)

آج کل جب کہ پارلیمنٹ میں نیا انتخاب پیش ہے۔ مفصلہ ذیل نوٹ دلچسپی سے پڑھا جائے گا۔

انگلستان کی حکومت دو سو سال سے وزیر اعظموں کے ذریعہ چلائی جا رہی ہے سر رابرٹ وال پول پہلے وزیر اعظم تھے جو ۱۷۲۱ء میں وزیر اعظم بنے۔ اب تک قریباً چالیس وزیر اعظم بن چکے ہیں۔ جنہوں نے چھپن وزارتیں چلائیں۔ جن میں سے ایک چار دفعہ وزیر اعظم بنا دو شخص تین بار۔ اور نو دو بار وزیر اعظم کے عہدہ پر سرفراز ہوئے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ اوسطاً ایک وزیر اعظم کا زمانہ حکومت قریباً ساڑھے پانچ سال ہے۔ اور ایک انتظام حکومت کی عمر اوسطاً چار سال

انتالیس وزیر اعظموں کے نام یہ ہیں۔

۱۔ سر رابرٹ والپول . . . .
۲۔ ارل آف ولمنگٹن . . . .
۳۔ ہنری پیلہم . . . .
۴۔ ڈیوک آف نیوکیسل . . . .
۵۔ ڈیوک آف ڈیون شائر . . . .
۶۔ ارل آف بیوٹ . . . .
۷۔ جارج گرن وائیل . . . .
۸۔ مارکوئس آف روکنگھم . . . .
۹۔ ارل آف چیتھم . . . .
۱۰۔ ارل آف گریفٹن . . . .
۱۱۔ لارڈ نارتھ . . . .
۱۲۔ ارل آف شیلبرن . . . .
۱۳۔ ڈیوک آف پورٹ لینڈ . . . .
۱۴۔ ولیم پیٹ . . . .
۱۵۔ ہنری اڈنگٹن . . . .
۱۶۔ لارڈ گرنوائل . . . .
۱۷۔ اسپنسر پرسیول . . . .
۱۸۔ ارل آف لورپول . . . .
۱۹۔ جارج کیننگ . . . .
۲۰۔ وسکونٹ گاڈرچ . . . .
۲۱۔ ڈیوک آف ولنگٹن . . . .
۲۲۔ ارل گرے . . . .
۲۳۔ وسکونٹ ملبورن . . . .

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۴۔ سررابرٹ پیل ....
۲۵۔ لارڈ جان رسل ....
۲۶۔ ارل آف ڈربی ....
۲۷۔ ارل آف ابرڈین ....
۲۸۔ وسکونٹ پامرسٹن ....
۲۹۔ بنجمن ڈسرائیلی ....
۳۰۔ ولیم گلیڈسٹون ....
۳۱۔ مارکوئس آف سیلسبری ....
۳۲۔ ارل آف راسبری ....
۳۳۔ آرتھر بالفور ....
۳۴۔ سرایچ کیمبل سنرمین ....
۳۵۔ ہنری اسکوئتھ ....
۳۶۔ ڈیوڈ لائڈ جارج ....
۳۷۔ بونرلا ....
۳۸۔ سٹینلے بالڈن ....
۳۹۔ رامزے میکڈانلڈ ....

برطانیہ کے ان ۳۹ وزیر اعظموں میں سے ۲۸ انگلستان کے باشندے تھے۔ ۵ سکاٹ لینڈ کے اور ۳ آئرلینڈ کے۔ ۲۱ وزیر اعظم وگ یعنی لبرل پارٹی کے تھے۔ ۱۵ وزیر اعظم ٹوری یعنی قدامت پسند جماعت کے۔ ان میں سے ایک وزیر اعظم ایسا ہے۔ جس نے ہر ایک پارٹی کی رہنمائی ایک ایک بار کی ہے'

توسیع اشاعت مصباح ہر احمدی خاتون کا فرض ہے۔

"ماں"

دریا کا کنارہ تھا۔ تیرھویں رات کا چاند آسماں پر جلوہ گر تھا۔ تارے کہیں کہیں ٹمٹمار ہے تھے۔ کچھ ننھی منھی بدلیاں فضا میں یوں منڈلا رہی تھیں۔ جیسے کسی وسیع و شاداب چمن میں کم سن شہزادیاں محوِ خرام ہوں۔

درخت ہلکی پھلکی ہوا کے جھولے میں جھولتے نظر آتے تھے۔ نکہت فضا میں نسیم کے ساتھ اٹھکیلیاں کرنے میں مصروف تھی۔

پانی کی خاموشی میں ایک راز پنہاں۔ گنجان درختوں کے جھنڈ اسرار زندگی کی آرام گاہیں۔

غروب آفتاب کو ابھی دو گھنٹے ہوئے ہوں گے، ماہتاب اپنی پوری آب و تاب سے پانی پر چمک رہا تھا۔ سیر کرنے والے اپنے شور و غل ساتھ کبھی کے جا چکے تھے۔ اب دریا کے کنارے مَیں یا پرندوں کے چہچہے۔ یا ایک اور ہستی جسکا مجھے بعد میں علم ہوا۔ ہاں البتہ فلک پر کچھ بڑی دھوم دھام نظر آتی تھی۔ جیسے کسی بڑے جلسے کی تیاری ہو رہی ہے۔

تنہائی خاموشی کے ساتھ قدرت کے اس دھیمے دھیمے راگ کو مستی کے کانوں سے سن رہی تھی۔ کہ اچانک میرے کان میں سوزش سے ملی ہوئی آواز آئی کچھ ڈر اور کچھ ہمدردی لئے ہوئے میں نے اس آواز کی پیروی کی۔

کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک ہونہار بچہ محوِ آہ و بکا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں اس کے پاس گیا۔ اس طرح اکیلے پھرنے اور آپ ہی آپ باتیں کرنے کا سبب پوچھا۔ لیکن ہائے افسوس اس نے کس بے رخی سے یہ شعر پڑھا۔ اور چل دیا۔

ع نہ چھیڑو ہمیں ہم ستائے ہوئے ہیں
جدائی کے صدمے اٹھائے ہوئے ہیں

میں بغیر کچھ سوچے سمجھے اس کے پیچھے چل پڑا۔ میں بغیر اس کے کہے اس کا پیچھا کر رہا تھا۔ لیکن اتنا یاد ہے۔ کہ کوئی غیبی طاقت مجھے اس کے پیچھے چلا رہی تھی۔ وہ سامنے ایک درخت کے نیچے بیٹھ گیا۔ اور اپنی دھن میں مصروف ہو گیا۔ میں پاس ہی درخت کی آڑ میں ہو کر اس کی دلسوز تقریر سننے لگا۔ جو میں نے سنا وہ یہ تھا۔

"اے سب جہاں کے میٹھے میوے۔ تو کہاں ہے۔ اے میرے دکھ درد میں کام آنیوالی۔ تو کیوں غائب ہے۔ آج تیری یاد نے مجھے تڑپا دیا ہے۔ آج تیرے لئے میں بیقرار ہوں۔ جنہوں نے تیری لذت کا مزا چکھا ہے۔ وہ مجھے بدقسمت بتلاتے ہیں۔ جب کسی کے پاس تجھے دیکھتا ہوں۔ وہ خوش و خرم اور جو کوئی میرا ساتھی ہے۔ وہ پریشان حال۔ ہر وقت تیری یاد ستاتی ہے۔

جن کے پاس تو ہے۔ وہ تجھے ہر وقت "اماں" "اماں" کہہ کر پکارتے ہیں۔ تجھ سے ہر وقت انکی امیدیں وابستہ ہوتی ہیں۔ اور تو ان کے ہر خیال اور خواہش کو پورا کرنا اپنا اولین فرض خیال کرتی ہے۔ تجھ کو تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں۔ مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑے۔ لیکن تو انکو جو تجھ کو پیاری "اماں" کہکر خطاب کرتے ہیں۔ ذرا سا کانٹا چبھا ہوا نہیں دیکھ سکتی۔ تو ہر لحاظ ان کے راستوں میں پھول برساتی اور کانٹوں کے ہٹانے میں مصروف نظر آتی ہے۔ تو ہی اس دار فناء میں ایک ہے۔ جو انکے ہر دکھ درد میں سب سے زیادہ غمزدہ نظر آتی ہے۔ ان کے ہر درد کی چوٹ ان سے زیادہ تیرے دل پر لگتی ہے۔

اے میری پیاری "اماں" تو کہاں ہے۔ تو مجھ سے کیوں غائب ہو گئی ہے۔ تو کہاں ہے۔ میں نے تیرا کیا بگاڑا ہے۔ ہائے تو مجھ سے ناراض ہو کر کیوں چلی گئی میں پھر ایسی خطا نہ کروں گا۔ مجھے معاف کردے اور آجا مجھے سینے سے لگا لے۔ تو نے مجھے دو برس ہی کی عمر میں چھوڑ دیا اور چلی گئی۔ جاکر سو رہی۔ ایسی سوئی ایسی سوئی کہ تجھے خیال بھی نہ آیا۔ کہ وہ آخری نشانی جو تو نے دو برس کی عمر میں چھوڑی۔ کیا ہوئی۔ اس پر کیا گزری۔ ہائے! وہ نشانی میں ہی ہوں۔ جسے تو اپنے جگر کا ٹکڑا کہتی۔ وہ میں ہی ہوں۔

اب یہ حال ہے۔ کہ اگر کسی طرف پھول دیکھکر لپکتا ہوں۔ تو وہ میرے لئے کانٹے ہو جاتے ہیں۔ کاش کہ میں اس آڑے وقت میں تیرا وجود دنیا میں پاتا اور میرے لئے تیری محبت بھری باتیں تسکین کا موجب ہوتیں۔ لیکن افسوس کہ قسمت کا ایسا بدنصیب ہوں کہ تو نے کبھی اپنے جگر کے ٹکڑے کو غائبانہ زیارت سے بھی تسکین نہ دلائی۔ آہ افسوس اب کیا کروں "اماں" کیا کروں! کس سے گلہ کروں۔ کس سے شکوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کروں - ہائے کچھ بن نہیں پڑتا . . . "

تقریر ناقابل برداشت ہو گئی اور میں چپکے سے درخت کے نیچے سے آکر گھر کا راستہ لیا - تمام راستے میں یہی سوچتا گیا - کہ ایک وہ ہیں - کہ جن کے والدین خدا کے فضل سے زندہ ہیں - اور وہ ان کی قدر نہیں کرتے +

(نثار قادیان)

جدا ہو جانیوالے کی یاد

"عجب طرح کا ہے خواب شیریں کہ مرگ رکھا ہے نام جسکا
کچھ ایسے سوئے کہ پھر نہ جاگے تھکے ہم ان کو جگا جگا کر"

آہ موت کسقدر بھیانک و پُر ہیبت لفظ ہے۔ آہ اس تین حرفی لفظ میں بلا کا اثر ہے - کہ جسکے سننے سے فوراً ایک افسردگی چھا جاتی ہے - اے موت تو ہمارے عزیزوں کو ہم سے چشم زدن میں جدا کر کے عالم بالا پر پہنچا دیتی ہے - ہمارے بزرگوں کے سایۂ عاطفت سے ہم کو محروم کر دیتی ہے - ہماری اولاد کو ہمارے خونِ جگر کے سینچے ہوئے پھولوں کو ہم سے چھین لیتی ہے - ہمارے دوستوں کو پیارے دوستوں کو ہماری آنکھوں سے اوجھل کر کے ہمارے دل کو ان کی یاد میں ماہیٔ بے آب کیطرح تڑپاتی ہے - ہماری آنکھیں بے قرار ہو ہو کر ایسے جدا ہو جانیوالے عزیزوں کو تلاش کرتی ہیں - مگر وائے ناکامی ناشاد و نامراد واپس آتی ہیں۔

آہ یہ بھی تیری عادت نظر آتی ہے - کہ وہ ہستیاں جو دنیا میں سب کو پیاری ہیں - جن کی ذات سے خاندان یا قوم کی امیدیں اور مفاد وابستہ ہوتے ہیں - جو ہمہ صفت موصوف ہوتے ہیں - وہ آسمانی دنیا میں بھی پیارے ثابت ہوتے ہیں - آسمانی ہستیوں کو بھی ان کی ضرورت ہو جاتی ہے - اور خدا بھی ان کو جلد اپنے پاس طلب کر لیتا ہے - اور اس کثیف و مادی دنیا سے نجات دیکر ابدی زندگی - ابدی راحت اور ابدی سکون عطا کر دیتا ہے۔

اے محترم ہستی تو نے کیوں سب سے منہ موڑ لیا۔ کیوں ہم سب کو چھوڑ کر ملکِ عدم کی راہ لی - اے پاکباز ہمہ تن نیک صفات - ہمہ صفت موصوف انسان تیری جُدائی نے ہم پر کوہ الم توڑ دیا - آہ تم تو میرے باپ کی قوت بازو تھے - میرے خاندان کے چراغ تھے - آہ تمہاری جدائی کا صدمہ - صدمۂ عظیم ہے - آہ میرے محترم بزرگ میرے عزیز چچا تم نے کس طرح اپنی عزیز بیوی اپنے پیارے بچوں - اپنے جگر کے ٹکڑوں کو چھوڑنا گوارا کر لیا - آہ ننھے منے ظہیر کو جسکو تم کبھی اپنی آنکھوں سے اوجھل نہ کرتے تھے - اپنی آغوش شفقت سے کیسے محروم کر دیا۔

اے محترم ہستی ہم جانتے ہیں - کہ اگرچہ تیری جدائی ہمارے سینوں کو پاش پاش اور کلیجہ کو ٹکڑے ٹکڑے کئے دیتی ہے - اور آہ ہماری آنکھیں گریاں اور ہمارے دل کو بریاں کر دیا ہے - اور ہم اسے صدمہ جانکاہ و جاں گسل و دلدوز سمجھتے ہیں - تمہارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیارے بچے تمہاری یاد میں بیقرار ہیں۔ تمہارے عزیز آنسوؤں کی جھڑیاں بہا رہے ہیں۔ مگر میں خوب جانتی ہوں۔ کہ تمہاری آمد آمد پر علیین اعلیٰ میں ملائک و فرشتے اور حوریں نغمہ سرائی کر رہے ہونگے۔

حمدالٰہی کے راگوں اور تمہاری تعریف کے زمزموں سے آسمانی دنیا گونج رہی ہوگی۔ آسمانی ہستیاں تمہاری پیشوائی کے لئے آگے بڑھی ہوں گی۔ اور تم عشق الٰہی اور حمد الٰہی کے دلپسند مشغلے میں مصروف ہو گے۔

آہ یہ سب کچھ ہے۔ پر دل کو صبر نہیں آتا۔ جدائی کا خیال دلوں کے پرخچے اڑائے دیتا ہے۔

اے ہم سے جدا ہو جانیوالی ہستی خدا تجھ کو اپنی رحمتوں کا وارث بنائے۔ تیری غلطیوں تیرے گناہوں تیری لغزشوں کو اپنی شان کریمی سے معاف کر دیوے۔ اور تجھے جنت الفردوس میں اعلےٰ سے اعلےٰ مقام بخشے۔

تیری نیکیاں تیری اعلےٰ صفات تیرے اچھے اخلاق سب کو اپنا گرویدہ بنائے ہوئے ہیں۔ تیری دیانتداری تیری غربا پروری تیری پرہیزگاری تیری محتاط زندگی۔ تیرا اعلےٰ و ادنیٰ سے اچھا سلوک سب کے دل پر نقش ہے۔ سب کے دل سے تیرے لئے دعا نکلتی ہے۔

تیرے انہی اچھے صفات سے ہم امید رکھتے ہیں کہ رحیم و کریم مولا تجھے اپنے دامان رحمت میں جگہ دیکر بہترین جگہ بخشے گا۔

نوٹ:۔ ۷ ستمبر کا دن بھی ہمارے لئے کسقدر منحوس تھا۔ کہ میرے نہایت عزیز چچا جناب علی اختر محمد شفیق صاحب سب انسپکٹر پولیس اعظم گڑھ ہم سے جدا ہو کر اپنے پروردگار حقیقی سے جا ملے۔ بہنوں سے التماس ہے۔ کہ دعائے مغفرت کر کے شکر گزاری کا موقعہ دیں۔ میرے دادا صاحب بھی ۱۷ اگست کو انتقال فرما گئے۔ اور ان کے انتقال کے ٹھیک ایک ماہ بعد میرے عزیز چچا صاحب انتقال کر گئے۔ آہ ان کی موت تو ہمارے لئے بڑا۔ بہت بڑا صدمہ جگر سوز ہے۔ مگر قدرت کے انتظام میں کس کو دخل ہے۔ سوائے صبر کے چارہ نہیں +

(غمزدہ لبیقہ بیگم از کلکتہ)

پُرلُطف مَعلُومات

اسلام میں چار عورتیں ایسی گذری ہیں جن میں سے ہر ایک کے بطن سے دو خلیفہ پیدا ہوئے۔

(۱) حضرت فاطمۃ الزہرؓا ان کے دونوں نور نظر حضرت امام حسین اور حضرت امام حسن سے لوگوں نے بیعت خلافت کی۔

(۲) ولادۃ بنت عباس عبیہ عبدالملک کے دونوں بیٹے ولید اور سلیمان پیدا ہوئے۔ اور دونوں تخت خلافت پر بیٹھے۔

(۳) شاہ فرفرزیز دجرد کی بیٹی اور ولید بن عبدالملک کی بیوی۔ اس کے بطن سے ولید کے دونوں فرزند یزید اور ابراہیم پیدا ہوئے۔ اور مسند آرائے خلافت ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۴) خیزران خلیفہ مہدی عباسی کی بیوی کہ اس کے بطن سے موسیٰ ہادی اور ہارون رشید پیدا ہوئے اور دونوں منصب خلافت پر فائز ہوئے۔

(۲) ایک مسلمان عورت تھی۔ جس کے بارہ محرم تھے۔ اور یہ سب خلیفہ تھے۔ یہ عورت عاتکہ یزید بن معاویہ کی بیٹی تھی۔ یزید اس کا باپ خلیفہ۔ معاویہ بن ابی سفیان اس کا دادا خلیفہ۔ معاویہ بن یزید اس کا بھائی خلیفہ۔ عبدالملک بن مروان اس کا شوہر خلیفہ۔ مروان بن الحکم اس کا خسر خلیفہ یزید بن عبدالملک اس کا بیٹا خلیفہ اور ولید سلیمان۔ ہشام تینوں اس کے سوتیلے بیٹے بھی خلیفہ ہوئے۔

(۳) بنو عباس میں اسکی مثال زبیدہ جعفر بن منصور کی بیٹی ہے۔ کہ اس کا دادا منصور خلیفہ ہوا۔ پھر اس کے دادا کا بھائی سفاح۔ اس کا شوہر ہاروں رشید۔ اسکا چچا مہدی۔ اس کا بیٹا امین اور اس کے چار سوتیلے بیٹے مامون معتصم۔ واثق اور متوکل سب کے سب خلیفہ ہوئے۔

نکاح سیّد محمد بدر الحسن صاحب جھنجھانوی کاتب کا نکاح زینب بی بی بنت حافظ محمد ابراہیم صاحب سے پانچسو روپے مہر پر مولانا محمد سرور شاہ صاحب نے جمعرات ۸ر اکتوبر بعد نماز عصر پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک فرماوے۔ نو ماہ کی قیمت مصباح وصول ہوئی۔ جو کسی کم استطاعت بی بی کے نام جاری کیا جائیگا +

اسلام میں عورت کا درجہ

معصوم بچیوں کے حقوق کی حفاظت

ایک زمانہ تھا کہ نوع انسان کا یہ اہم نصف حصّہ بالکل ناکارہ خیال کیا جاتا تھا۔ بلکہ اُسے مضر باعث عار اور سبب ذلت شمار کیا جاتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جب کبھی کوئی شخص اپنے گھر میں اپنی معصومہ کے تولد کی خبر سن پاتا تو شرم اور غصّہ سے اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا اسلام نے اپنے متبعین سے کہدیا کہ یہ علامت دشمنان خدا کی ہے۔ مسلمانوں کی یہ شان نہیں۔ کہ لڑکی کے پیدا ہونے پر دل آزردہ ہوں۔

"واذا بشّر احدھم بما ضرب للرحمٰن مثلاً ظل وجھہٗ مُسوداً وھو کظیم۔ سورۃ الزخرف رکوع ۲"

ترجمہ:۔ جب کبھی مشرک کو اسکی بیٹی کی پیدائش کی خبر دیجائے، جسے وہ خدا کی طرف یہ کہہ کر منسوب کرتے ہیں۔ کہ ملائکہ خدا کی بیٹیاں ہیں۔ تو مارے غصہ کے اس کا منہ سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ اندر ہی اندر غصہ پی کر رہ جاتا ہے۔

پیغمبر علیہ السلام کا عملی نمونہ

اس کے علاوہ پیغمبر اسلام کے گھر لڑکیوں کا پیدا ہونا۔ اور آپ کا ان سے بیحد نیک سلوک کرنا۔ حتےٰ کہ سفر سے واپسی پر سب سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلے اپنی لاڈلی بیٹی کے گھر تشریف لیجانا۔ دربار نبوت میں دختر نیک اختر کی تشریف آوری پر آنحضرت کا تعظیماً کھڑے ہو جانا۔ سر چومنا اور اپنی مسند پر بٹھانا۔ انکی عملی تعلیم تھی۔ کہ مسلمانوں کو اپنی بچیوں کے پیدا ہونے پر خوش ہونا چاہیئے۔ اور ان سے ہمیشہ نیک سلوک کرنا چاہیئے۔

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں۔ کہ ہم ازواج آنحضرت کے پاس بیٹھی تھیں کہ آپکی دختر فرخندہ اختر حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا تشریف لے آئیں آنحضرت نے انہیں آتے دیکھ کر فرمایا۔ مرحبا یا بنتی ثم اجلسہا و سارّہا۔ صحیح بخاری مسلم بحوالہ مشکوٰۃ آسی پریس ص۵۶۸

ترجمہ:۔ مرحبا اے میری بیٹی۔ پھر آپؐ نے انہیں بٹھا دیا اور ان سے سرگوشی کی۔

حضرت مسور بن مخرمہ روایت کرتے ہیں۔ کہ آنحضور نے فرمایا:۔ فاطمہ بضعۃ منی فمن اغضبہا اغضبنی۔

ترجمہ:۔ فاطمہ میری جگر گوشہ ہے جو اس کو ناراض کرے گا۔ وہ مجھے ناراض کرے گا۔

حضرت جمیع بن عمیر کہتے ہیں۔ کہ میں اپنی پھوپھی کیساتھ بی بی عائشہ صدیقہ کے پاس حاضر ہو کر ان سے سوال کیا:۔

ای الناس کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت فاطمۃ۔ ترمذی۔ بحوالہ مشکوٰۃ آسی پریس ص۵۶۸۔

ترجمہ:۔ تمام لوگوں میں سے آنحضرت صلعم کو کون زیادہ پیارا تھا؟ بی بی صاحبہ نے جواب دیا۔ آپؐ کی بیٹی فاطمۃ الزہرا۔

جاہل عرب تو کسی کو اپنا داماد بنانا سب سے بڑی عار اور بیحد ذلت خیال کرتے تھے۔ مگر جب حضرت جمیع نے بی بی عائشہ سے یہ سوال کیا۔ کہ مردوں میں سے آنحضرت صلعم کو کون زیادہ محبوب ہے؟ تو بی بی صاحبہ نے جواب دیا۔ زوجہا یعنی فاطمۃ الزہرا کے خاوند مولا علی کرم اللہ وجہہٗ۔

لڑکیوں کو زندہ درگور کرنیکی ممانعت

زمانہ جاہلیت کے سنگدل عرب اپنی معصوم بچیوں کی پیدائش پر صرف مغموم اور رنجیدہ ہونے پر بس نہیں کرتے تھے بلکہ جبتک ان بے گناہوں کو زندہ پیوند خاک نہ کر لیتے چین نہ پاتے اس شدید ترین۔ اور بدترین ستم کے ارتکاب میں حقیقی والد اور قریبی رشتہ دار کا دل بھی ترس نہ کھاتا تھا۔

قیس دربار نبوی میں صحابہ کرام کے دریافت کرنے پر اپنی تمام زندہ درگور لڑکیوں کا حال زار سناتے ہوئے کہتا ہے۔ کہ میں نے اپنی سب لڑکیوں کو زندہ درگور کیا۔ اور مجھے بجز ایک لڑکی کے کسی پر رحم نہیں آیا۔ یہ لڑکی میرے سفر کے ایام میں پیدا ہوئی۔ اس کو اس کی ماں نے اپنی بہن کے یہاں چھپا دیا۔ جب وہ جوان ہوئی اور ہمارے گھر آئی اور مجھے معلوم ہوا کہ یہ میری لڑکی ہے۔ تو میں نے اسے جنگل میں لے جا کر زندہ نذر خاک کر دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ بے حد واویلا کرتی رہی چیختی چلاتی رہی مجھے پکارتی رہی۔ مگر میں نے دفن ہی کر دیا۔ بس اس لڑکی کا افسوس میرے دل میں باقی ہے۔

رحمۃ للعالمین یہ قصہ درد سنکر آنکھوں میں آنسو بھر لائے۔ اور فرمایا:۔

ان ھٰذہ لقسوۃ من لا یرحم لا یرحم۔ (نفحۃ الیمن)

ترجمہ:۔ بیشک یہ بڑے درجہ کی سنگدلی ہے جو شخص خدا کی مخلوق پر رحم نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں فرماتا۔

قرآن پاک نے ہر قسم کے بے قصور قتل کے ماتحت اس زندہ درگور کرنے کے قتل کو بھی بدترین گناہ اور سخت ترین سزا کا مستوجب ٹھیرایا۔

ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاءہ جہنم خالدا فیہا وغضب اللّٰہ علیہ ولعنہ واعدلہ عذابا عظیما۔

ترجمہ:۔ جو شخص کسی مومن کو قتل کرے گا۔ اس کی سزا ہمیشہ کا دوزخ ہے۔ خدا کا غضب ہے۔ خدا کی لعنت ہے۔ اور اُن کے علاوہ بڑا بھاری عذاب ہے۔ جو خدا تعالےٰ نے اس کے واسطے تیار رکھا ہے۔"

اس کے علاوہ خاص زندہ درگور ہونیوالی لڑکیوں کے متعلق بھی احکام موجود ہیں۔

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ

سورۃ تکویر رکوع ۱

ترجمہ:۔ پہلے مدعیہ مقتولہ کے بیان لینے کی غرض سے زندہ درگور ہونے والی لڑکی سے قیامت کے دن پوچھا جائیگا کہ وہ کس جرم میں قتل کی گئی؟ بعض اہل عرب نہ صرف عار سے بلکہ خوف افلاس سے بھی دختر کشی کرتے تھے۔ انہیں بھی اس ظلم شدید سے منع فرمایا گیا۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْـًٔا كَبِيْرًا

سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۴

ترجمہ:۔ افلاس کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ ان کو اور تم کو ہم ہی روزی دیتے ہیں۔ اولاد کا جان سے مارنا بڑا بھاری گناہ ہے۔

جب یہ لوگ اپنی معصوم بچیوں کو صرف جرم تانیث میں جو بالکل ان کے اپنے بس کی بات نہ تھی قتل تک کی سنگین سزا دیتے تھے جس سے بڑھکر دنیا میں کوئی شدید ترین سزا نہیں تو جو بچیاں ان کی دستبرد سے بچ رہتی ہوں گی۔ اُن کی جسطرح غور و پرداخت تربیت اور پرورش ہوتی ہوگی۔ اسکا اندازہ بالکل آسان ہے۔ ہر طرح کی بدسلوکی اور بے انصافی بے پرواہی اور غفلت و نفرت اور حقارت ان سے روا رکھی جاتی۔ لڑکوں کو ان پر ترجیح دیجاتی۔ اگر کوئی عمدہ چیز لڑکوں کے کھانے سے اور اچھا کپڑا پہننے سے بچ رہتا تو انہیں بادل نخواستہ دیا جاتا۔ ورنہ ہر قسم کی آرام و آسائش توجہ اور التفات سے یکسر محروم رہتیں۔ حالانکہ یہ معصومیت اور طفولیت کا وہ زمانہ ہے کہ بنی نوع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان تو کیا ہر قسم کے حیوانات بلکہ نباتات و جمادات کی صغیر سن ہستیاں بھی بلحاظ فی من موہنی اور پیاری معلوم ہوتی ہیں۔ عام حیوانات ہی نہیں۔ بلکہ موذی حیوانات کے صغیر سن بچے بھی بید بھلے معلوم ہوتے ہیں جی نہیں چاہتا کہ ان کو تلف کیا جائے۔

اشرف المخلوقات کی معصومات اور اپنے شکم اور صلب سے پیدا شدہ بچیاں اور ان پر ایسے ظلم و ستم آہ کتنی بڑی سنگدلی تھی؟ مذہب اسلام نے ان حق تلفیوں کا تدارک ایسا عمدہ طریق سے کیا کہ ان کی پرورش کو لڑکوں کی پرورش کے برخلاف باعث ثواب قرار دیا۔

لڑکیوں کی پرورش باعث ثواب عظیم ہے

بی بی عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں۔ کہ ایک عورت میرے گھر میں آئی۔ اور اس کے ساتھ دو لڑکیاں تھیں اس نے کچھ کھانے کو مانگا۔ مگر میرے پاس ایک کھجور کے دانہ کے سوا اور کوئی چیز نہ تھی۔ وہی ایک دانہ کھجور کا میں نے اُسے دیدیا۔ اس اللہ کی بندی نے اس ایک کھجور کے دانے کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک حصہ ایک لڑکی کو اور دوسرا دوسری کو دیدیا۔ اور خود اس میں سے کچھ نہ چکھا۔ اور اٹھکر چلی گئی۔

جب آنحضرت گھر تشریف لائے تو میں نے اس عورت کا ماجرا آپ سے ذکر کیا۔ آپ نے سنکر ارشاد فرمایا:۔

من ابتلی من ھذہ البنات بشیٔ
فاحسن الیھن کن لہ ستراً من النار۔

صحیح بخاری و مسلم بحوالہ مشکوٰۃ شریف آسی پریس صد ۴۲۱

ترجمہ:۔ جس شخص کو خدا تعالے لڑکیاں دے۔ اور وہ شخص اُن سے احسان کرے تو ان کی پرورش اس کے واسطے قیامت کے روز آتش دوزخ سے پردے کا کام دے گی۔

حضرت انسؓ سے مذکور ہے۔ کہ آنحضرت نے فرمایا:۔

من عال جاریتین حتے تبلغا جاء یوم
القیٰمۃ انا وھو کذا و ضم اصابعہ۔

صحیح مسلم بحوالہ مشکوٰۃ شریف آسی پریس صد ۴۲۱

ترجمہ:۔ جو شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرے حتی کہ وہ سن بلوغ کو پہنچ جائیں۔ یا شادی شدہ ہو کر اپنے خاوند کے گھر میں پہنچ جائیں تو وہ شخص اس کار ثواب کی طفیل قیامت کے دن میرے ساتھ ایسا ملحق ہوگا۔ کہ جسطرح یہ انگلیاں۔ اور آپ نے اسوقت ہاتھ کی دو انگلیاں آپس میں ملا دیں۔

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت نے فرمایا:۔

من عال ثلث بنات او مثلھن من الاخوات
فادبھن ورحمھن حتی یغنیھن اللہ اوجب
اللہ لہ الجنۃ فقال رجل یا رسول اللہ واثنتین قال
واثنتین حتی اذا قالوا وواحدۃ لقال واحدۃ۔

(شرح السنۃ بحوالہ مشکوٰۃ آسی پریس صد ۴۲۳)

ترجمہ:۔ جس شخص کی تین لڑکیاں یا تین بہنیں ہوں۔ پس ان کی اچھی تربیت کرے۔ اور ان سے نیک سلوک کرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاہئے کہ ان کو اللہ تعالیٰ بے پرواہ کر دے" یعنی لڑکیاں عیالداری - شادی یا موت سے اس شخص کی محتاج نہ رہیں" تو خدا تعالیٰ اس شخص کے لئے بہشت واجب کر دیتا ہے - حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ اگر کسی کی دو لڑکیاں ہوں تو پھر - آپ نے فرمایا کہ اگر دو ہوں تو پھر بھی یہی حکم ہے - راوی کہتا ہے کہ میرا خیال ہے کہ اگر لوگ ایک لڑکی کی بابت عرض کرتے تو آپ ایک کے متعلق بھی یہی جواب فرماتے -

ایک اور حدیث میں حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں :-

من کانت لہ انثی فلم یادھا ولم یوثر ولدہ علیھا یعنی الذکور ادخلہ اللہ الجنۃ -

(ابو داؤد بحوالہ مشکوٰۃ شریف آسی پریس صہ ۴۲۳)

ترجمہ :- آنحضرت صلعم نے فرمایا جس شخص کی لڑکیاں ہوں اور وہ نہ زندہ درگور کرے اور نہ لڑکے کو اس پر ترجیح دے تو اللہ تعالیٰ اسکو بہشت میں داخل فرمائیگا -

سبحان اللہ کتنی بہتر اور عمدہ تعلیم ہے اور بچیوں کے حقوق کو کیسے زبردست اور بہترین پیرایہ میں حفاظت کی گئی ہے جس سے زیادہ بہتر ممکن ہی نہیں - ہم اسلام پر حق تلفی نسواں کا بہتان باندھنے والے اصحاب سے انصاف کا واسطہ دیکر پوچھتے ہیں - کہ کیا یہ حفاظت حقوق ہے یا اضاعت حقوق ؟ حق تلفی ہے یا حق بخشی ؟ کیا اس سے بہتر زبردست حفاظت ممکن ہے ؟ کیا کسی اور مذہب نے بھی ایسے احکام جاری کئے ہیں ؟ -

گوہیا عورت کی پہاڑی

مشہور سیاح ہومیلٹ صاحب ماں کی محبت کے متعلق ایک دردبھری کہانی بیان کرتے ہیں - کہ عطا باپو کے قریب ایک سنگ خارا کی پہاڑی ہے - جو دریائے گواسو کے دہانہ کے نزدیک ہے - مغربی کنارے پر واقع ہے - اس کو گوہیا عورت کی پہاڑی کہتے ہیں - آدمی کا وہاں نشان نہیں - صرف ایک وحشی قوم کی یادگار کندہ ہے ۱۷۹۷ء کا واقعہ ہے - کہ سان فرنندو کا مشنری چند لوگوں کو دریائے گواسو کے دہانہ پر لے گیا - صرف اس لئے - کہ وہاں سے غلام پکڑ کر لائے جائیں - وہاں انہیں ایک جھونپڑی میں ایک گوہیا عورت اور اس کے تین معصوم بچے ملے - اسوقت وہ کھانا کھانے میں مصروف تھی - بیچاری عورت ان ظالموں کا کیا مقابلہ کر سکتی تھی باپ مچھلی پکڑنے گیا تھا - ماں نے بچوں کے ساتھ بھاگنے کی کوشش کی - دور سے ان ظالموں کو دیکھ کر ماں ان کے ارادے کو سمجھ گئی تھی - چند قدم ہی بھاگی تھی - کہ ان مشنریوں نے انہیں جا لیا - گھسیٹ کر لائے - اور سردار کشتی میں بیٹھا ہوا تماشہ دیکھ رہا تھا - اگر عورت ذرا زیادہ پریشان کرتی - تو وہ اس کو مار ڈالتے - کیونکہ یہ ظالم جب غلاموں کی تلاش میں نکلتے تھے - تو نہایت بے درد بن جاتے تھے - بچوں کو پکڑنے میں بہت ہوشیار ہوتے ہیں - پھر ان کو سان فرنندو اس غرض سے لے آئے - کہ ماں خشکی کے راستے اپنے وطن نہ لیجا سکے گی -

KHILAFAT LIBRARY

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غریب بے کس عورت سان فرننڈو سے بچوں کو لے کر تین دفعہ بھاگی۔ لیکن ہر دفعہ پکڑی گئی۔ مشنریوں نے چمڑے کے تسموں سے اس کے بدن کی کھال اڑا دی۔ اس بے دردی سے پیٹتے تھے۔ کہ دیکھنے والوں کے جگر پھٹتے تھے +

آخر اس کو بچوں سے جدا کر کے دریائے نیگرو کی مشن میں پہنچا دیا گیا۔ پھر ایک مرتبہ مشکیں کس کر کشتی میں بٹھا کر اس کو دریا کی دوسری طرف پہنچا دیا۔ دریا زوروں پر تھا۔ لیکن وہ تیر کر پار جا لگی۔ وہ مقام جہاں وہ تیر کر کنارے لگی۔ ایک پہاڑی ہے جو آج تک اس کے نام سے مشہور ہے +

وہاں پہنچ کر وہ دن بھر جنگلوں میں چھپی رہی۔ مشنریوں کے صدر نے حکم دیا۔ کہ اس عورت کو ڈھونڈ لائیں۔ لوگ اس کو شام کیوقت واپس لائے۔ اور تسموں سے اتنا مارا کہ سارا بدن لہو لہان ہو گیا۔ وہ اکثر تکلیف سے بیہوش پڑی رہتی تھی۔

آخر اس کو جوٹیا کی مشن میں پہنچا دیا۔ یہاں ایک سرائے میں لا کر ڈال دیا گیا۔ موسم برسات کا تھا رات اندھیری تھی۔ دونوں مقاموں کے درمیان پچیس میل کا گھنا جنگل تھا۔ ندی کے سوا کوئی راستہ نہ تھا۔ لوگ ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں تک کشتیوں کے ذریعہ جاتے تھے۔ لیکن ماں کو بچوں سے یہ چیزیں نہ جدا کر سکتی تھیں۔ وہ خود جوٹیا میں تھی اور بچے سان فرننڈو میں تھے۔ بچوں کی یاد میں بیچین تھی۔ ظالموں کے ہاتھوں سے بچوں کا چھڑانا اور اُن کے باپ کے پاس لیجانا اس کا فرض تھا۔ لیکن کیا کرتی۔ قسمت سے مجبور تھی۔ وہاں پردیس میں اس کا کوئی ہمدرد نہ تھا۔ ہاتھ پاؤں زخموں سے چور تھے۔ آخر پہرہ داروں نے چپکے سے اس کی مشکیں کھول دیں۔ رات کو سرائے سے غائب ہو گئی +

چوتھے دن صبح کے وقت سان فرننڈو کے مقام پر مشنریوں نے اس عورت کو اس جھونپڑی کے چاروں طرف گھومتے دیکھا جہاں اس کے معصوم بچے قید تھے۔ جو اس عورت نے کیا بہادر سے بہادر آدمی نہیں کر سکتا۔ آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے۔ اندھیرا گھُپ۔ اور وہ اپنے ننھے ننھے بچوں کو پانی میں تیر کر لے گئی۔ تمام دریا چڑھاؤ پر تھے۔ ہر طرف پانی ہی پانی نظر آتا تھا۔ جنگل کا خطرناک راستہ خاردار جھاڑیوں سے نکلنا کسقدر دشوار تھا۔ ندی نالوں میں سے گذرنا آسان کام نہ تھا۔ چنانچہ اس بدنصیب عورت سے مشنریوں نے پوچھا۔ کہ اس نے چار دن تک کس طرح پیٹ پالا۔ تو اس نے کہا۔ جب بھوک سے چور ہو جاتی تھی۔ تو کالے کیڑے کھا کر گزارہ کرتی تھی +

ہومیڈٹ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ہم نے مشنریوں سے سوال کیا۔ کہ آیا اس نیک عورت کو اپنے بچوں کیساتھ رہنا نصیب ہوا کہ نہیں؟ اور کیا وہ ایسے ظالمانہ گناہ پر پچھتاتے ہیں یا نہیں +

تو مشنریوں نے ایسا گول مول جواب دیا۔ جس سے بصاف ظاہر تھا۔ کہ غریب عورت کو اپنے بچے دیکھنے نصیب نہ ہوئے۔ اُسے ایبراورنکو کی مشن کو روانہ ... کر دیا گیا تھا۔ جہاں وہ غریب مصیبت کی ماری اپنے بچوں کی یاد میں تڑپ تڑپ کر مر گئی تھی + (مکمل ختم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماں کی دُعا بچوں کے حق میں

جمعہ کا دن ہے۔ آج ہر ایک مسلمان بچہ نہا دھو کر اپنے مولا کے حضور حاضر ہونے کے لئے تیاری کر رہا ہے چھوٹے چھوٹے بچے بھی خوش وخرم نظر آرہے ہیں۔ ان کی ماؤں نے نہا دھلا کر صاف اور ستھرا لباس پہنا دیا ہے یہ کیسا متبرک دن ہے۔ اپنے اندر خاص خصوصیت رکھتا ہے۔ عاجزہ بھی اپنے پیارے بچوں کو نہلا کر خود بھی فارغ ہوچکی کیا دیکھتی ہوں کہ میری دو سالہ بچی نے جانماز بچھا کر نماز پڑھنا شروع کر دی۔ میں اس کو دیکھتی رہی۔ اس نے صرف دو رکعت بڑی متانت سے پڑھیں۔ قیام اور سجود بھی برابر کیا۔ یہ نظارہ دیکھکر اپنے مولا کی محبت سے میرا ناچیز دل لبریز ہوگیا۔ گو وہ وقت نماز کا نہ تھا مگر میں نے بھی دو رکعت نفل اسی وقت ادا کئے۔ اور اپنے ننھے بچوں کے لئے ان الفاظ میں دعا کی۔ اے مرے پیارے مرے مولا یہ ننھی سی معصوم ہستی تیرے دربار میں حاضر ہوئی ہے۔ تو اسے اجر عظیم عطا فرما اسکے بدلے میں اسکی پیاری ماں کو کامل صحت عطا فرما۔ الٰہی انہیں اپنے دین اسلام کے سیدھے راستوں پر چلا۔ ہمیشہ یہ تیری رضا پر چلنے والے ہوں۔ اور تو ان سے وہ خدمات لے کہ جس میں تیری خوشنودی ہو۔ ان کی زندگی بھی اسلام پر ہو اور ان کی موت بھی یہ تیرے اسلام کے سچے جانثار اور دین کی خدمت کرنیوالے ہوں الٰہی یہ جہان میں پھلے اور پھولے۔ اپنی سب نعمتوں کا وارث بنا۔ اپنے فضل اور رحم کی بارشیں ان پر برسا اور ان پر برکتیں نازل کر اور ان کی اولاد پر بھی ان کے رزق کو کشادہ کر انہیں سچی خوشی اور راحتیں عطا فرما۔ انہیں اپنے علم سے مالا مال کردے۔ جہالت و گمراہی سے بچا۔ آنیوالی گھڑیوں میں ان کا تو ساتھ دے۔ والدین جیسی نعمت ان کے سروں پر قائم رکھ مرے مولا مری دعا کو قبولیت کا جامہ پہنا اور میں اسکو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ لوں۔ اور یہ میری ناچیز دعا اور ٹوٹے پھوٹے بکھرے الفاظ ہر احمدی بچے کے لئے مخصوص کردے۔ آمین ثم آمین +

(سعیدہ بیگم بنت سیٹھ محمد غوث صاحب از حیدرآباد (دکن)

انڈوں کی معجون

مقوی دماغ تجربہ شدہ وزن اور ترکیب

بیضے مرغ ۲۰ عدد مغز بادام آدھ پاؤ مصری ایک سیر۔

ترکیب: مغز بادام کو رات کو بھگو دیں صبح انکو چھیل کر سل بٹے پر باریک پیس لیں۔ اور مصری کا شیرہ کرنے آگ پر رکھدیں اور انڈے جوش کر لیں۔ جب مصری کا شیرہ خوب پکنے لگے تو اسمیں پسے ہوئے بادام ڈالکر گولی یا خمیرہ کا قوام لیکر اتار لیں اور جوش کئے ہوئے انڈوں کو چھیلکر اسکی صرف زردی لیکر ہاتھ سے خوب ملکر اسمیں ملا ملا کر گھوٹتے گھوٹتے جائیں جب وہ مل جائے مانند حلوے کے ہو جائے تو چینی کے صاف برتن میں نکالکر رکھدیں اور چھ ماشے صبح کو روز کھا لیا کریں چند دن کے استعمال سے دماغی کمزوری بالکل رفع ہو جائیگی +

نوٹ:- اکثر بہنوں کو دماغی چکر اور درد کی بہت شکایت سننے میں آتی ہے۔ ان کے لئے یہ ہماری معجون انشاءاللہ بہت مفید ثابت ہوگی + (راقمہ [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر ایک کام

خدا تعالیٰ کے احکام کو مدنظر رکھکر کرنا چاہیئے

اے عزیز بہنو! میں یہ رغبت دلانا چاہتی ہوں۔ کہ ہر ایک کام خدا تعالیٰ کے احکام کو مدنظر رکھکر کرنا چاہیئے۔ تمہارا کوئی بھی ایسا کام نہ ہو جو خدا تعالیٰ کی مرضی کیخلاف ہو۔ ہر ایک کام کرتے وقت خدا تعالیٰ کے احکام کی پابندی تم پر نہایت لازم ہے۔ اگر دنیا کے کاموں میں کسی قدر تاخیر ہو تو ہو۔ مگر دینیات کے کاموں میں تاخیر کرنا۔ کم ہمتی اور بزدلی ہے۔ آجکل ہم جیسی اکثر عورتیں دین سے غافل ہوتی ہیں۔ حالانکہ عورتوں کو بھی دین کے کاموں میں مردوں کے برابر حصہ لینا چاہیئے۔ اپنے آپکو کم علم اور کم فہم خیال کرنا سراسر نادانی و جہالت ہے۔ ہمارے رسول کریم صلعم کے زمانے میں ہم ہی جیسی عورتوں نے دینیات کے کاموں میں بہت سبقت کی اور نام حاصل کئے۔ اس زمانے میں وہ پاک دامن عورتیں تقویٰ اور نیکی میں مردوں کے برابر حصہ لیتی تھیں۔ حالانکہ اس زمانے میں تعلیم بہت کم تھی بلکہ نہیں تھی۔ مگر پھر بھی وہ نیک عورتیں اپنے آپکو اور اپنا آرام اور جان و مال خدا تعالےٰ کی راہ میں قربان کر دینے کو تیار رہتی تھیں۔

اے پیاری بہنو تم کو بھی دین کے کاموں میں قطعاً غفلت اور سستی اور تاخیر نہ کرنی چاہیئے۔ اکثر دیکھا جاتا ہے۔ کہ آجکل کی بہت سی عورتیں جو کہ نئے نئے فیشنوں کی تقلید اپنے لئے باعث فخر سمجھتی ہیں۔ دین سے مطلق ناواقف اور غافل ہوتی ہیں۔ اور دنیا کو دین سے مقدم خیال کرتی ہیں۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ دین کو دنیا سے مقدم سمجھو چونکہ اس دنیا فانی کو بقا نہیں ہے۔ لہذا ہم کو چاہیئے۔ کہ نیکی اور تقویٰ اختیار کریں۔ ہمارے دلوں میں جو بھی کمزور خیالات ہیں انکو دفع کر نیکی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور خدا تعالےٰ کے حضور دعائیں ہر حالت میں ہوں تاکہ خدا تعالیٰ ہمیں ان دنیا کے جھگڑوں اور پھندوں سے محفوظ رکھے اور اپنی رضا کیمطابق خالص عمل کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔ دعا ایک ایسی چیز ہے کہ جسکے ذریعہ سے انواع و اقسام کی مشکلات حل ہو سکتی ہیں۔

جو کام تم کرنے لگو خدا تعالیٰ کے احکام کو مدنظر اور مقدم سمجھکر کرو۔ تاکہ خدا تعالیٰ کی مرضی کیخلاف نہ ہو۔ اس ذریعہ سے تمکو برائی سے بچنے اور نیکیوں میں شمولیت کیلئے کثرت سے موقع ملتے رہیں گے +

(راقمہ حمیدہ خانم از دھوری پٹیالہ سٹیٹ)

پرانی پیچش کا مجرب نسخہ وزن اور ترکیب

بادیان
چھ ماشہ

پودینہ خشک چھ ماشہ۔ گلقند پانچ تولے۔ پانی تین پاؤ۔

ترکیب:- پہلے پانی میں سوف اور پودینہ جوش کرنے کو رکھدیں۔ جب وہ خوب جوش ہو جائے یعنی تین پاؤ پانی کا تین چھٹانک پانی رہ جائے تو اتار لیں۔ اور پھر اس میں گلقند ملا کر کپڑے میں چھان کر ٹھنڈا ہو جانے پر استعمال میں لے آئیں دو تین دن کے استعمال سے ہی انشاء اللہ پرانی پیچش بالکل رفع ہو جائے گی +

(راقمہ لیاقت زمانی بیگم بدب گڑھ ضلع گوڑگانواں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶۰

اخبار مصباح۔ قادیان۔ دارالامان۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

بیل

یہ بیل قمیص کے گھیرے اور آستین پر بنانی چاہیئے۔ رنگ حسب پسند اور کٹاؤ کاج کی طرح بنالیں پہلے گھیرے جتنا لمبا کاغذ بنالیں۔ پھر قمیص پر لکیریں۔ دوسری دفعہ گلے کا نمونہ پیش کروں گی +

مرسلہ

حمیدہ بیگم صاحبہ

ہمشیرہ میاں محمد یوسف صاحب

میڈیکل برانچ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

[illegible]